

قسط نمبر: 3

تھوڑی دیر میں وہی آدمی امیرہ اور آئین کے ٹور گائیڈ کو کندھے پر اٹھا کر لایا جسے گولی لگی ہوئی تھی اور اس کا خون رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

اسے جلدی سے ہسپتال لے کر جاووں

امیرہ نے اسے دیکھا تو جلدی سے بولی۔

عباد گھر کی طرف جلدی

عصام نے عباد کو ارڈر دیا

گھر نہیں اسے ہسپتال لے کر جاووں اس کا ایکسرے کر کے گولیاں نکالنے ہوگی اور سٹیچرز اینگے

تم ڈاکٹر ہو

وہ اس پہ غرایا

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

کچھ سال میں بن جاوونگی

وہ ڈری سہمی بولی

ٹھیک ہے تم ان زخموں کو تب تک سمجھاؤں جب تک ہم گھر نہیں پہنچ جاتے اور پھر تم ان کو ٹھیک کرو گی اور اگر تم نے ایسا نا کیا تو میں تم پر بھی اتنی ہی گولیاں ضائع کرونگا۔

ڈیمن نے اپنی شعلہ بار آنکھیں اس پر ٹکائے کہا جبکہ امیرہ کا گلا خوف سے خشک ہو گیا اور اس نے جلدی سے اپنے گلے سے مفکر کی طرح پہنا دپٹا اتارہ اور اس کی زخموں پہ رکھ کر خون روکنے کی کوشش کی۔

جب گاڑی زرا اگے نکل گئی تو امیرہ نے ہمت کر کے اس سے التجا کی۔

پلیز میری دوست کو بچا لو وہاں مصیبت میں ہے۔

ڈیمن جو مسلسل کسی کو کال پہ کال کر رہا تھا اسکی بات سن کر اسے مزید غصہ چڑھا۔ اور اس نے امیرہ کو گردن سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا۔

اس وقت اگر کسی کی جان ضروری ہے تو وہ ان کی ہے اور یاد رکھنا انہے کچھ ہوا تو میں تمہیں بھی نہیں چھوڑونگا

اہہ

امیرہ اس کے سخت پکڑنے پر کراہنے لگی۔

میں انہیں کیسے ٹھیک کرو میرے پاس کچھ نہیں ہے نا دواہی نا اوزار۔

اس نے روتے ہوئے کہا

تمہیں جو چاہیے مجھے کہو میں لادونگا تمہیں بس ان کی جان بچنی چاہیے۔

اس کی گردن چھوڑ کر اس نے کہا جبکہ وہ بری طرح کھانسنے کے ساتھ ان کے زخم پر پریشر دیا کہ خون رک جائے۔

تبھی تیز رفتاری سے چلتے ہوئے وہ وین بریک لگائی۔ اور امیرہ گرتے گرتے پئی۔

افرا تفری میں گاڑی کا دروازہ کھولا گیا امیرہ کو ان کے ساتھ ایک کمرے میں پہنچایا گیا جہاں ایک ڈاکٹر پہلے سے موجود تھی اور اس کمرے میں ہسپتالوں سے زیادہ جدید آلات پڑے تھے۔

امیرہ نے اس دوسری ڈاکٹر سے گاوان لے کر پہنا اور ہاتھوں کو آئیسپٹس سے واش کیا اور انہیں اس طرح رکھا تھا جیسے دعا کی جاتی ہے جبکہ وہ دوسری ڈاکٹر اس کے گاوان کو پیچھے سے باندھ رہی تھی تب تک ڈیمن انہیں اپریشن ٹیبل پہ لٹا چکا تھا۔

پلیز اپ باہر ویٹ کرے

امیرہ نے ڈیمن کو باہر جانے کا کہا تو وہ بھڑک گیا۔

کیوں تمہارا ارادہ میرے باپ کو مارنے کا ہے۔

دیکھیں میں آپ کے اگے ہاتھ جوڑتی ہو اگر آپ انہیں ٹھیک دیکھنا چاہتے ہیں تو باہر جائے پلیز

ڈیمن اپنا غصہ برداشت کرتے ہوئے باہر نکل آیا

اور امیرہ سے اس ڈاکٹر نے پوچھا۔

تم ڈاکٹر ہو۔

نہیں میں میڈیکل سٹوڈنٹ ہو۔

ڈاکٹر نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

کونسا سال ہے تمہارا

پہلا

مطلب تم تم انہیں کیسے بچاؤ گی

وہ میں اپ کو بعد میں بتاؤنگی پہلے اپ انہیں اکسیجن ماسک لگایے

اکسیجن ماسک لگا کر جلدی جلدی ٹیبل سیٹ کیا اور امیرہ کے انسٹرکشنز پر اس ڈاکٹر نے اسے اوزار دینے اور لینے شروع کیے۔

تین گھنٹے مسلسل محنت کرنے کے بعد امیرہ روم سے باہر نکلی۔
کیسے ہے میرے بابا۔

ڈیمین نے اس کی طرف آکر بے چینی سے کہا۔

امیرہ گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے پانی کا اشارہ کیا کیونکہ خوف سے اس کا گلا خشک ہو چکا تھا جس سے اس کا بولنے پر منہ سے الفاظ نکلنے کے بجائے اس کو متلی ہوتی فیل ہوتی۔
ڈیمین خود دوڑ کر اس کے لیے پانی لایا۔

یہ لو

امیرہ نے جلدی سے غٹا غٹ پانی پیا۔

وہ اب ٹھیک ہے۔

یہ ایک جملہ سن کر عصام عرف ڈیمین کی جان میں جان ابلی۔

ان کو کچھ گھنٹوں میں ہوش اجایے گا اپ دیکھ لے انہیں لیکن ان سے دور رہے زرا سے بھی جراسیم
ان کا زخم خراب کر سکتے ہے اور کچھ دوا یاں چاہیے ہوگی۔

امیرہ نے جلدی جلدی بولا۔

اپ لکھ دے اپ کو دو منٹ میں مل جائیگے۔

عصام کا لہجہ میں اب غصہ نہیں تھا بلکہ اب اپنے اندر وہی اس کی مخصوص ٹھنڈک لیے ہوئے تھا ٹھیک ہے

وہ واپس اندر گئی اور اپنے ساتھ ایک پرچی اور میڈیکل گاون لائی۔

یہ لے لے یہ دوا یاں لے ایے اور اپ یہ گاون وغیرہ پہن لے پھر اپ سر سے مل سکتے ہے۔
پرچی عباد کو پکڑا کر گاون عصام کی طرف بڑھایا۔

عصام نے گاون پہنا تو امیرہ نے اس کی ربن پیچھے سے بند کی۔

اور عصام کو ماسک دیا۔

ماسک پہن کر وہ اندر گیا اور اپنے مشینوں میں جکڑے باپ کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں انسوں ایے۔
ایک کے بعد ایک بچپن کا منظر دکھنے لگا ایک میں وہ اسے کھانا کھلا رہے تھے تو دوسرے میں اسے
سائیکل چلانا سکھا رہے تھے عصام نے ایک گھری سانس لی اور انسوؤں کے گولے کو گلے سے نیچے
اتار دیا اور واپس باہر نکل گیا۔

امیرہ بھی اس کے پیچھے باہر نکل آئی۔

سر اپ پلینز میری دوست کو لے اینگے وہ پتہ نہیں کس حال میں ہوگی اب تو میں نے اپ کے بابا کو
بھی بچا لیا ہے پلینز یا تو مجھے وہاں واپس چھوڑ آئے یا اسے بچا لے پلینز۔

عصام جو اپنے بالوں میں بار بار ہاتھ پھیر کر خود کو کنٹرول کر رہا تھا ایک التجائی اواز اپنے قریب سن کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اور بنا کوئی جواب دیے وہاں سے باہر نکل گیا۔

یا اللہ اب کیا کرو میں پلیز اپ ہی مدد کریں میری آئین کو بچالے

وہ اپنی آخری کوشش پہ پانی پھیرتا دیکھ دعا کرنے لگی۔

وہاں سے نکل کر عصام نے اپنی امی کو کال کی اور انہیں بابا کی صحت کا بتایا۔

عصام مجھے لوکیشن بھیجو مجھے وہاں انا ہے۔

وہ رونے کے ساتھ بولی۔

اپ کو یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے کچھ دیر میں میں خود انہیں گھر لاؤنگا۔

ٹھیک ہے۔

وہ جانتی تھی عصام سے بحث فضول ہے وہ صرف وہی کرتا ہے جو وہ خود کرنا چاہتا ہے۔

کال کاٹ کر عصام نے اپنے کچھ بندوں کو پاکستان سے ان کا ذاتی جہاز لانے کو کہا۔

اور باقی سب کو اپنی اور اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے بلا لیا کیونکہ اب ناورو ان کے لیے سیف نہیں رہا تھا۔

ڈیمین دوا یاں۔

عباد نے کہا

میرے سر پر کیا کھڑے ہو جا کے اس ڈاکٹر کو دو۔
ڈیمین اس پہ دھاڑا کیونکہ وہ اس وقت سخت ٹینشن میں تھا۔
ڈاکٹر دوا یاں۔

امیرہ جو رونے اور دعا کرنے میں مصروف تھی عباد کی آواز سن کر سیدھی ہوئی اور اس سے دوا یاں لی۔

بھائی پلینز میری بہن آئیں وہاں مصیبت میں ہے پلینز اسے بچالے۔
امیرہ نے اس کے اگے ہاتھ جوڑے۔

دیکھے میری بہن رویے نہیں ان شاء اللہ وہ ٹھیک ہوگی
پلینز آپ اسے یہاں لے آئیے یا مجھے وہاں واپس چھوڑ آئیے۔

میں آپ کی مدد ضرور کرتا مگر یہاں صرف دیمین کا حکم چلتا ہے ہم نا تو اپنی مرضی سے آسکتے ہیں نا
جاسکتے ہیں۔

وہ اپنی بول کر بنا اس کی سنے وہاں سے جلدی سے نکل گیا کیونکہ اگر وہ اسی طرح طرح اس کی منتیں
کرتی رہتی تو وہ ضرور مان جاتا اور وہ اس کی دوست کو تو بچا لیتا مگر پھر خود کو ڈیمین کے ہاتھوں سے نا
بچا پاتا۔

دوا یاں ہاتھ میں پکڑے وہ کچھ دیر وہی کھڑی رہی پھر اپنے انسو صاف کر کے واپس اندر گئی تاکہ ان
کی دوا یاں شروع کروا سکے۔

آٹھ گھنٹے گزرنے کے بعد

انہیں اب تک ہوش کیوں نہیں آیا۔

ڈیمین اس پہ دھاڑا

دیکھے اپ چلائے نہیں اس سے ان کی حالت بھی خراب ہو سکتی ہے اور میری بھی۔ میں نے اچکے بابا کی جان بچائی ہے اپ مجھ سے تمیز سے بات کرے اپ مقروض ہے میرے۔

امیرہ نے پہلے ڈرتے اور بعد میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنا جملہ مکمل کیا۔

کس حوالے سے میں اپ کا مقروض ہونے لگا اپ شاید بھول چکی ہے کہ پہلے میں نے اپکی جان وہاں بچائی تھی۔

عصام نے غراتے ہوئے کہا تو امیرہ خاموش ہو گئی اب بولتی بھی تو کیا۔

میں نے کچھ پوچھا ہے اپ سے ان کو ہوش کیو۔

ڈاکٹر سر کو ہوش اگایا۔

عصام نے ابھی اپنا جملہ مکمل بھی نہیں کیا تھا کہ ان دونوں کا دیہان اس دوسری ڈاکٹر نے اپنی بات

بول کر بیڈ پر پڑے حاکن خلیل کی جانب مبذول کی جو اب آنکھیں کھول چکے تھے اور اپنے بیڈ کی

بد تمیزی ملاحظہ کر رہے تھے

بابا

عصام ان کی طرف بڑھا اور ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔

امیرہ نے ان کا بی پی اور زخم چیک کیا۔ سب کچھ نارمل دیکھ کر وہ باہر نکل اپی۔

باہر اکر اس کے دماغ نے جلدی جلدی وہاں سے نکلنے کا پلان بنایا۔
مجھے مین ڈور سے نہیں جانا چاہیے وہاں اس کے گارڈز ہونگے۔ یہاں اندر سے کوئی اور راستہ تلاش کرنا ہوگا۔

وہ اندر کی طرف بھاگی اور اسے کچن سے باہر کی طرف کو کھولتا ایک دروازہ دکھائی دیا جیسے ہی اس نے وہ دروازہ کھولا وہاں الارم بجنا شروع ہوا وہ ہڑبڑا کر باہر نکلی یہاں وہ ان دیکھا تو ہر طرف جنگل ہی جنگل تھا اور بیچ میں یہ گھر اسے گارڈز کے باٹوں کی آواز سنائی دی تو وہ جنگل کی طرف بھاگی۔
دوسری طرف عصام جو حکان کے ہوش میں آنے پر خوش ہوا تھا الارم سن کر اس کو بھی جھٹکا لگا۔
کہا گی وہ

عصام نے دوسری ڈاکٹر سے پوچھا
مجھے نہیں پتا عصام صاحب میں تو سر کا کولیسٹرول لیول چیک کر رہی تھی۔
عصام اس کی بات سنتے باہر نکلا۔
عباد عباد کہا مر گئے ہو سب کے سب
عصام چلایا
جی سر

عباد دوڑتا ہوا آیا
کون سے دروازے سے گی ہے وہ۔
کچن ڈور سے

یہ بھی تمہیں پتا نا ہوتا تو تم مرتے اج میرے ہاتھوں۔

عصام نے اپنی پستول نکالتے ہوئے کہا۔

اسے تو نہیں چھوڑونگا میں

وہ خود سے بڑبڑاتا گن کو لوڈ کرچکا تھا کچن کے دروازے سے جنگل والی سائیڈ پر نکلا جبکہ عباد کو دوسری طرف بھیج دیا۔

امیرہ جسے لگا یہ جنگل بہت بڑا ہوگا ایک گھنٹہ مسلسل بھاگ کر ہی اسے سڑک دکھی یہ تو چھوٹا سا ملک ہے میں بھول ہی گئی تھی

وہ وہاں رک کر وہاں سے کسی گاڑی کے رکنے کا انتظار کرنے لگی کیونکہ وہ مسلسل ایک گھنٹہ بھاگتی رہی تھی اس لیے اس سے اب اور چلنا محال تھا اوپر سے رات بھی تھی۔

کچھ ہی دیر میں اسے وہاں سے ایک گاڑی اتے ہوئے دکھائی دی۔

ہیلپ سٹاپ سٹاپ پلزز سٹاپ۔

گاڑی کے سامنے اکر روڈ پہ وہ کھڑی ہو گئی اور دونوں ہاتھ ہلاتے ہوئے بولی جب تک گاڑی اس تک پہنچی تب تک وہ رک چکی تھی

.Please help me I am in trouble can you please drop me till Diamond Hotel

ارے یہ تو وہی چھمو ہے نا جس کی وجہ سے کل اس لڑکے نے ہمیں مارا تھا

گاڑی میں بیٹھے آدمی نے خوشی سے چھک کے کہا

یہ وہی دو نشی تھے جو پچھلی رات اسے کڈنیپ کر رہے تھے مطلب آسمان سے گرے کھجور میں اٹکے۔

نہیں مجھے ہیلپ نہیں چاہے۔

وہ اٹے پیر واپس جنگل میں بھاگی۔ اندھیرے میں اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا وہ بس ان سے دور جانا چاہتی تھی پھر چاہے اسے واپس ڈیمین کے گھر ہی کیوں نا جانا پڑے۔

وہ اپنی جان بچانے کو بھاگتی رہی یہاں تک کہ وہ اندھیرے میں ایک درخت کے تنے سے ٹکرا کر گری

اسہہ۔۔۔۔۔

پیٹھ کے بل گرنے پر تکلیف نہیں ہوئی تھی مگر درخت سے سر بہت زور کا لگا تھا اس نے اپنے بھاری ہوتے سر کو ہاتھ لگایا۔

خوننننن

اپنے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے چیچپہ سا محسوس ہوا تو اس کے دماغ نے اسے الارم بجایا کہ وہ اپنا سر پھوڑ چکی ہے۔

اندھیرے میں ہونے کی وجہ سے وہ لوگ اسے دیکھ نہیں پارہے تھے وہ جلدی سے درخت کی اوٹ میں ہوئی

یا اللہ یہ کہاں پہنسن رہی ہو میں پلیز میری مدد کرے پلیز اللہ جی اج مدد کر دے میری پلیز اپنی پرامس میں اج سے اچھی بنو گی بس پلیز مجھے یہاں سے بچا لے۔

وہ لوگ اب موبائل سے ٹارچ ان کر کے اسے ڈھونڈ رہے تھے اور وہ درخت کے پیچھے چھپی آنکھیں بند کیے بس اللہ سے دعا کر رہی تھی کہ وہ بس کسی طرح بچ جائے۔

اپنے چہرے پہ ٹارچ محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھولی تو وہ اس کے سامنے کھڑا اسے غصے سے تک رہا تھا۔

پلیز میری مدد کرو وہ لوگ۔

وہ بس اتنا بول پائی اور رونے لگی۔

یہ پکڑو

ڈیمین نے اسے اپنا موبائل پکڑایا جس میں ٹارچ ان تھی اور اپنی گن نکالی۔
کڑس کی آواز سے اس نے اسے لوڈ کیا۔

ابے کون ہے تو

ان میں سے ایک نے ڈیمین کی طرف ٹارچ پکڑی جس سے اس کو سامنے والے کا چہرہ نہیں دیکھ پارہا تھا۔

ٹھاہ

اس نے ایک فائر کیا تو اسی ٹراچ والے کی پسلی سے گولی ار پار ہوئی اور وہ درد سے بلبلا اٹھا۔

اہہہہ

امیرہ نے کانوں پہ ہاتھ رکھے اور عصام کے پیچھے ابی۔

پلیز جان سے مت مارنا۔ پلیز پلیز جان سے نہیں مارنا

ٹھاہ ٹھاہ ٹھاہ ٹھاہ

اس نے پہ در پہ دونوں کو گولیوں سے بھون دیا اب کب تک اس کی بک بک سنتا۔
امیرہ ان دونوں کو تڑپتے مرتے دیکھ کر ہکا بکا انہیں دیکھتی رہی
تم نے

اس کے ہاتھ سے موبائل گرا جو زمین پر الٹا گر گیا اور ٹارچ کی روشنی سے اطراف میں باآسانی دیکھا
جاسکتا تھا

ہاں میں نے

اس نے اپنی گن کی نال پر پھونک ماری جو کافی گرم ہو چکی تھی پھونک مارتے ہی اس سے دھوے
کے مرغولے ہوا میں شامل ہونے لگے۔

مار دیا

وہ گھٹنوں کے بل گری اب بھی ششدر سے ان کی روح قبض ہوتے دیکھ رہی تھی ، انہیں تڑپتا ہوا
دیکھ رہی تھی اور وہ خود بھی خوف سے ہلکی ہلکی کانپ رہی تھی۔

ہاں مار دیا

وہ بے ہوش ہو کے منہ کے بل گر گئی۔

عصام نے اپنی گن واپس رکھی اور موبائل نکال کے عباد کو لوکیشن بھیجی۔

دو منٹ میں پہنچو اور دو گاڑیاں لانا۔

اس نے واپس میسج کیا

اوکے

دوسری طرف سے جواب آیا

اس نے پاس پڑی اس لڑکی کو دیکھا جو اوندھے منہ بے ہوش پڑ تھی۔ اب وہ ایک سادہ سے فرائک میں تھی میڈیکل گاون اس نے وہی راستے میں گرا دیا تھا اسی کی وجہ سے عصام نے اسے آرام سے ڈھونڈ لیا تھا۔

دوپٹہ اس نے صبح حاکان خلیل کا خون روکنے کے لیے یوز کیا تھا جو نجانے اب کہا تھا۔ عصام نے اسے سیدھا لیٹا دیا اور پنہوں کے بل بیٹھ کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا جہاں اب رونے کے مٹے نشانوں کے ساتھ ماتھے پہ خون بھی تھا جو ابھی تازہ تھا اور خون کی ایک لکیر اس کی بایں آنکھ کے کنارے سے ہوتا ہوا اس کی ٹھوڑی اور پھر گردن تک گیا تھا اور وہاں سوکھنے کی تیاری کر رہا تھا۔ اس کے کھلے بالوں جو کافی لمبے تھے نے اس کے جسم کو چھپایا ہوا تھا۔ عصام نے اپنا بلیک کوٹ نکال کر اس پر ڈال دیا۔ تب تک عباد پہنچ چکا تھا۔

باڈیز کلیر کرو عباد۔

یس ڈیمین

عباد دو بندوں کے ساتھ ان کو گاڑی میں بٹھا کر نشان مٹانے لگا۔

چلے پرنسز

عصام نے بے ہوش پڑی امیرہ سے اتنی خاموش سے بولا کہ وہ خود بھی ناسن پایا بس اس کے لب ہلے
اسے اٹھا کر وہ اسے گاڑی میں پچھلی سیٹ پر لٹا گیا اور اس پہ اپنا کوٹ ڈالا اور گاڑی خود ڈرائیو کرنے بیٹھ گیا۔

ڈیمین میں آپکے ساتھ

عباد نے پوچھا

نہیں تم ان کی باڈیز کو انہیں کی گاڑی میں ڈال کر سمندر میں پھینک دو میں گھر جا رہا ہوں اس کو چھوڑ کر میں واپس اونگاہ تک یہ ہو جانا چاہئے، پھر ڈیڈ کو بھی گھر لے جانا ہے۔
ڈیمین آپ گھر ہی رہے میں حاکان صاحب کو ایمبولینس میں لے کے اجاؤنگا۔
اریو شیور

ہاں ڈیمین میں کر لونگ تم جاؤں تم ویسے بھی بہت دنوں سے بے آرام رہے ہو۔
عصام نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔
تھینکس یار

بول کر عصام نے انکیشن میں چابی گھمائی
اور بیک مرر اس کے چہرے پہ سیٹ کیا۔
گاڑی سٹارٹ کر کے وہ اسے زن سے بھگا لے گیا۔

پیچھے عباد اب مسکرا کر اپنا کام کر رہا تھا وہ جانتا تھا عصام دل کا بہت اچھا ہے بس وہ اپنے اوپر چڑھے اس خول سے بہت کم ہی نکلتا ہے۔

چلو تم لوگ جلدی کرو اس گاڑی کو میری گاڑی کے پیچھے باندھ لو اور پھر سمندر پر پہنچ کر انہیں سمندر میں گاڑی سمیت پھینکنا ہے۔

گھر کے سامنے اس نے گاڑی روکی تو وہ ہنوز بے ہوش تھی مگر اب خون اس کے ماتھے سے کانوں کی طرف بھی لکیروں کی صورت میں جا رہا تھا اور اس کے بالوں میں جڑب ہورہا تھا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر ڈیمن نے اپنے دانتوں پہ زبان پھیری اور ایک سایڈ سے مسکرایا۔ باہر نکل کر اس نے اسے اٹھایا اور دروازے پر فنکر پرنٹ لگایا جس سے وہ خود بخود کھل گیا۔ اندر آکر عصام نے اسے دیہان سے صوفے پر لٹایا اور اپنی امی کو جلاگنے گیا۔

مام

عصام نے دروازہ کھٹکھٹایا

عصام تم آگے تمہارے ڈیڈ کیسے ہے کہاں ہے وہ۔

وہ جو جایے نماز سے بھاگ کے اس کی طرف ایک تھی اب اسے جھنجھوڑ کے پوچھنے لگی۔

مام ڈیڈ اب کافی بہتر ہے عباد انہیں ایسبولینس میں لے کر آ رہا ہے۔

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ ٹھیک ہے۔

انہوں نے شکر کیا اور واپس اس سے سوالات کرنے لگی۔

تم تو ٹھیک ہو نا۔

ہاں مام میں ٹھیک ہو لیکن جس نے ڈیڈ کو بچایا وہ ٹھیک نہیں ہے۔
اپنے کفلنکس فولڈ کرتی ہوئے اس نے اپنی ماں سے کہا
کیا مطلب

چلے اپ میرے ساتھ بتاتا ہو

وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لاونچ میں لایا جہاں وہ صوگے پر بے ہوش لیٹی تھی۔
عصام کون ہے یہ کسے اٹھا کر لے آئے ہو

وہ شاک کے عالم میں اسے دیکھ رہی تھی جو دنیا و مافیہا سے بے خبر بے ہوش پڑی تھی۔
ڈونٹ ٹیل می کہ یہ تمہیں پاکستان میں پسند آئی اور تم نے اسے اٹھوا لیا اور یہاں لے آئے۔
اس کی ماں نے اسے شکی نظروں سے گھورا۔

نہیں مام یہ ڈیڈ کے ٹور میمبرز میں سے تھی یہ ڈاکٹر ہے شاید اس نے ڈیڈ کو بچایا ہے۔ مگر اسے لگا
شاید میں نے اسے کڈنیپ کیا ہے تو یہ وہاں سے بھاگ گئی پھر کچھ نشی تھے ان سے میں نے اسے
بچایا اور یہ بے حوش ہو گئی۔

ایسے کیسے بے حوش ہو گئی۔۔۔۔۔ ایک منٹ کیا تم نے اس کے سامنے کسی پہ گولی چلا دی۔
وہ جو پہلے مہربان نظروں سے اسے امیرہ کو دیکھ رہی تھی آخری جملے پہ خود ہی حیرت اور غصہ کے
ملے جلے تعصبات سے اسے گھورنے لگی۔

بھائی میں تو کہتا ہوں اسے بھی مار دو گواہ ہے یہ اس بات کی کہ تم نے مرڈر کیا ہے۔

رانی جو ابھی اپنے روم سے ان کی آوازیں سن کر نکلا تھا بولا۔
عزیز بھی وہاں اگیا اس کے بھی دایہ ہاتھ میں گولی لگی تھی جس پہ اب پٹی بندھی تھی۔
عزیز جو حاکن خلیل کا رایت سینڈ ہے اور ان کے انڈر کور ہونے کے باوجود بھی ان کے قریب رہتا
تھا اسے بھی وہاں گولی لگی تھی۔

عصام اب تم مجھے بتانا پسند کرو گے کہ یہ لڑکی کون ہے۔
عصام کی امی یعنی مہوش خاتون نے نہایت غصہ سے پوچھا مگر آواز دھیمی رکھی۔
امی تسلی رکھیں اٹھا کر نہیں لایا پہلے میں نے اسکی جان بچائی پھر اس نے بابا کی جان بچائی اور پھر میں
نے دوبارہ اس کی جان بچائی۔ اپ اپنی تربیت پر بھروسہ رکھے اپ کا بیٹا عورتوں کی عزت کرنا جانتا
ہے ابھی بھی جہاں سے اسے بچا کر لایا ہو وہاں دونشی اسے اپنی حوس کا نشانہ بنانے والے تھے اور
اپ کو پتہ ہے غلط کام مجھ کرنے والے لوگ مجھ سے برداشت نہیں ہوتے اس لیے انہیں مارتے
وقت اس نے دیکھ لیا اور بے ہوش ہو گئی۔
عصام نے اطمینان سے ساری تفصیل بتائی۔
اف عصام جان سے کیوں مارا بس اسے بچا لیتے۔
مہوش خاتون نے اپنے تہہ مشورہ دیا۔

نہیں امی عورت کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والوں کو زندہ نہیں چھوڑے جاتا وہ ایک دفعہ درندہ بن چکے
ہوتے ہے انہیں دوبارہ درندہ بننے کا موقع میں نہیں دیتا ایسے لوگوں کے دل میں خوفِ خدا نہیں ہوتا

اور میری عدالت میں ان کی سزا صرف موت ہے، اور کچھ نہیں تو کم سے کم میں ان کے ہاتھوں اور لڑکیوں کی عزت خراب ہونے سے تو بچا ہی سکتا ہو۔

عصام جو ویسے تو بہت کم گو تھا مگر اپنی ماں کے ساتھ وہ دل کھول کر بولتا تھا۔ اور آج اس کی باتوں سے اس کی ماں کا سر فخر سے بلند ہوا۔

عصام تمہاری اس سوچ نے مجھے باور کروایا ہے کہ میں نے تمہاری تربیت بہت اچھے سے کی ہے مجھے فخر ہے اپنے بیٹے پہ۔

اور میں

رانی اور منت نے ایک ساتھ کہا۔

تم دونوں تو سدا کے نکلے ہو۔

مہوش خاتون نے ہنستے ہوئے کہا جس پہ دونوں کے منہ بنے۔

تجھے بولا ہے

منت نے رانی کو کہا

مجھے نہیں تجھے بولا ہے

رانی بھی لڑنے کے موڈ میں تھا۔

بولا نا تجھے بولا ہے

منت پوری گھوم کے لڑنے کو تیار تھی ہوگئی

بس بس دونوں ہی نکلے ہو۔

مہوش خاتون نے دونوں کو ڈپٹہ تو منت نے اسے زبان دکھائی اور رانی نے منہ ہی منہ میں اسے دو تین القابات سے نوازا۔

بیپ بیپ

گاڑی کے ہارن بجنے کی آواز سنائی دی لگتا ہے عباد بابا کو لے آیا۔

عصام نے کہا تو سب باہر کو گئے۔

یہ گھر اتنا بڑا تھا مگر اس میں اسانی سے بیس لوگ اسکتے تھے۔ اس جزیرہ کے بیچ و بیچ بنا یہ خوبصورت گھر حاکان خلیل نے اپنے لیے ایک سیف ہو اس کے طور پر بنایا تھا وہ جانتا تھا کہ جو کام اس نے شروع کیا ہے اس کے بعد اس پر ایسا وقت اسکتا ہے اور اسی وقت کے لیے اس نے پہلے سے دنیا کے مختلف کونوں میں گھر بنایا رکھے تھے۔

سب نے حاکان خلیل کی خوب دیکھ بھال کی اور جب وہ دوائی لے کر سو گئے تو مہوش خاتون نے امیرہ جو کہ گیسٹ روم میں تھی کے پاس جا کر اس کا زخم صاف کر کے اس پہ دوائی لگائی۔

عزیز میں نے تمہیں ایک کام بولا تھا۔

عصام نے اس سے پوچھا۔

میں نے انہیں ایک سیف جگہ پہ اکھٹا کیا ہے ڈیمن۔

عزیز نے مودب انداز میں کہا۔

ٹھیک ہے اپ ایک کام کریں ابھی کے ابھی ان سب کو یہاں لے آئیے اس گھر میں وہ سب سیف رہینگے اور کیا نام تھا اس ڈاکٹر کی دوست کا وہ زندہ ہے۔

عصام نے پوچھا۔

آئین نام ہے ان کا جی ان کو کچھ چوٹیں آئی ہیں مگر وہ ٹھیک ہے۔
ٹھیک ہے تم ان سب کو لے کر آؤ۔

عصام نے اسے ارڈر دیا اور اپنے لیے فرج سے پانی نکالنے لگا۔
عصام نے امیرہ اور آئین کے پورے ٹورسٹ گروپ کو یہاں اکٹھا کیا کیونکہ وہ سب حاکان خلیل کو دیکھ چکے تھے اور ان پر مصیبت ان کی وجہ سے آئی تھی اس لیے وہ انہیں محفوظ پاکستان پہنچانا چاہتا تھا۔

صبح کی ہلکی ہلکی روشنی کمرے کے شیشے پہ لگے پردوں سے گزر کر اندر آرہی تھی۔ امیرہ نے بازو اٹھا کر آنکھوں پہ رکھا۔

رات کا واقع یاد آنے پر وہ کرنٹ کھا کر اٹھ بیٹھی
یا اللہ یہ میں کہاں ہو۔

اس نے چاروں طرف دیکھا اور پھر اسے احساس ہوا کہ اس کے ساتھ بستر پر کوئی اور وجود بھی ہے جو خواب خرگوش کے مزے لے رہا ہے۔ وہ اہستہ اہستہ بیڈ سے اتری اور پھر دروازہ کے پاس گئی۔

رکو امیرہ کہاں جا رہی ہو دیکھو اتنی دعاؤں کے بعد ملی ہو تم مجھے اب مجھے چھوڑ کے گی نا تو میں تم سے دوستی ختم کر دوں گی سمجھی تم۔

آئسن کی غصہ اور دکھ سے بھری آواز اس کے کانوں میں پڑی تو اسے اندازہ ہوا کہ اس کے ساتھ کوئی اور نہیں بلکہ آئسن سو رہی تھی۔

آئسن تم یہاں کیسے اور میں یہاں کیسے یہ کون سی جگہ ہے۔ تم ٹھیک ہو تمہیں پتا ہے میں کتنی پریشان تھی۔

امیرہ دوڑتے ہوئے اس کے پاس آئی اور اس کو گلے لگا لیا۔ اس سے الگ ہو کر اس نے اپنے ماتھے کو چھوا جس پہ پٹی لگی تھی۔

جب وہاں فائرنگ ہوئی تھی نا تو مجھے ایک آدمی نے بچایا جس کا نام عزیز ہے اور پھر وہ ہمارے گروپ کے سبھی لوگوں کو ایک جگہ لے گیا وہ ایک روم تھا جہاں ہم نے انتظار کیا میں نے اسے اتنا کہا کہ میری دوست کو بھی بچالو تو اس نے کہا وہاں اور کوئی بھی زندہ نہیں بچا میں اتنا روپی تھی تمہیں کیا پتہ اتنی دعائیں کی میں نے پھر رات کو وہ ہمیں اس گھر میں لے آئے اور ایک انٹی نے میرا نام لیا کہ ہم میں سے؛ آئسن کون ہے تو جب میں نے بتایا تو وہ مجھے یہاں لے آئی تمہیں دیکھ کے میری سانس بہال ہوئی مجھے لگا میں نے تمہیں کھو دیا۔

آخری جملہ بول کے وہ رونے لگی تو امیرہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا اور اسے اپنی طرف کی ساری کہانی سنائی تب تک وہ چپ ہو چکی تھی۔

تم نے انہیں تھینک یو بولا۔

آئین نے پوچھا

کس بات کا تھینک یو

تمہیں دو بار بچانے کا اور کس بات کا۔

وہ تو میں نے نہیں بولا اور نا میں بولونگی میں نے بھی تو اس کے بابا کا اپریشن کیا ہے شکر ہے جو میں نے کچھ کتابیں پہلے سے پڑھ لی اور آج مجھے اللہ نے کسی کی جان بچانے کی توفیق عطا فرمائی۔

امیرہ نے شکر ادا کرتے ہوئے کہا۔

چلو اب نماز پڑھتے ہے۔

آئین نے کہا۔

اس وقت کونسی نماز ہوتی ہے

امیرہ نے پوچھا۔

میں نے دعا کی تھی کہ تم ٹھیک ہوئی تو میں سو نفل پڑھونگی۔

آئین نے کہا اس کی بات سن کے امیرہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

چلو میں بھی پڑھونگی۔

تم کیوں۔

آئین نے پوچھا

مجھے بھی تو اللہ کا شکر ادا کرنا ہے کہ اتنے بڑے صدمے سے ہم دونوں بچ گئے۔

امیرہ نے اسے بستر سے اٹھنے کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

چلو اجاؤں پہلے میں جاتی ہو واش روم پھر تم اجانا۔
ٹھیک ہے۔

امیرہ کے کہنے پر آئسن واش روم میں بند ہو گئی اور امیرہ دیوار پر لگی اس پینٹنگ کو دیکھنے لگی جس پہ عربی میں لکھا تھا۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّمَّا تَكْذِبُنِ

بہت ہی خوبصورتی سے کیلیگرافی کی گئی تھی اور امیرہ کو یاد تھا اس آیت کا مطلب ہے۔ "تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟"

یا اللہ تھینک یو سوچ اپ ہی ہے جو معجزے کرتے ہے اپ ہی ہے جو ہماری غیبی مدد کرتے ہے اپ نے میری مدد کی اتنے مشکل وقت میں اگر کل رات کو وہ نا اتا تو شاید میں کہی کی نا رہتی۔ اپنے مجھے بھی بچایا اور آئسن کو بھی تھینک یو سوچ اللہ تعالیٰ جی میں اپکا جتنا شکر ادا کرو وہ کم ہے مگر میں اج کے بعد پوری کوشش کورنگی کہ میں اچھی لڑکی بن کر زندگی گزارو۔

امیرہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کو اپنی کیفیت بتا رہی تھی کیونکہ اسے لگا کہ شاید یہ آیت اس کے لیے ہی اتاری گئی تھی۔

آئسن کے ساتھ مل کہ نماز پڑھنے کے بعد وہ دونوں اپنے روم سے نکلی کیونکہ انہیں کافی بھوک لگ رہی تھی اس لیے وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

آئسن کچن کس طرف ہوگا۔

مجھے کیا پتہ

مگر تم تو رات کو جاگتے ہوئے ابی تھی میں بے ہوش ابی تھی تھوڑا تو دیکھ لیتی کوئی نظر بھی نہیں آ رہا۔

امیرہ نے گردن یہاں وہاں گھمائی۔
چلو شاید یہاں ہو۔

آئین نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور اسے لیے ایک طرف گئی۔

تھوڑا اگے جا کر انہیں ایک طرف کچن مل ہی گیا۔ جب وہ وہاں داخل ہوئی تو ایک شاندار کچن نے ان کو ویلکم کیا جس میں ایک خاتون ایپرن پہنے کھانا بنا رہی تھی۔ ان کو دیکھ کے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ وہی یہاں کی مالکن ہے وہ عمر میں کافی بڑی تھی پر انہوں نے اپنے آپ کو بہت مینٹین کیا ہوا تھا وہ کافی سلم سمارٹ تھی۔

اے اہم آئین نے گلا کھنکھارا

اف آئین ایکسیوز می بول دیتی اسے کون بلاتا ہے۔ کب عقل ایسے گی اس لڑکی کو۔ امیرہ نے اسے دل میں کوسا۔

ارے آپ اٹھ گئی۔

خاتون نے مسکرا کر کہا اور ان کی طرف مڑی اب ان کے درمیان بس ڈائنگ ٹیبل تھا جس کی ایک کرسی پہ ہاتھ رکھ کر وہ ان کی طرف مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔

اسلام علیکم انٹی

امیرہ نے جلدی سلام کیا۔

وعلیکم السلام بچے۔ اب طبیعت کیسی ہے اپکی۔

جی انٹی اب کافی بہتر ہو

چلو اچھا ہے

انٹی وہ ہمیں کہنا تھا کہ ہمیں اجازت دے ہمیں اب چلنا چاہیے۔

وہ جو کچھ کھانے کا سوچ رہی تھی کچن میں کھڑی خاتون کو ایک بڑے دیکھے میں چھج ہلاتے دیکھ کر افسوس کرنے لگی کہ اس بچاری کو ان سب کی وجہ سے کتنا زیادہ کام کرنا پڑہا تھا تو اس نے کھانے کا ارادہ ترک کر دیا اور وہاں سے جانے میں بھلائی سمجھی۔

آسین نے اسے گھورا اس کی گوری سے امیرہ سمجھ گئی کہ وہ کہنا چاہتی ہے "اتنی جلدی ابھی تو کھانا بھی نہیں کھایا بھوک سے برا حال ہے"

امیرہ نے اسے انکسور کیا۔

مگر بیٹا ابھی تو اپنے کھانا بھی نہیں کھایا اور۔۔۔

ابھی ان کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ امیرہ نے دو قدم پیچھے لیے اور میکانکی انداز میں سرپٹ باہر کو بھاگی انھوں نے دیکھا اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے

امیرہ بیٹا کیا ہوا۔

وہ بھی اس کے پیچھے جانے لگی جب آسین نے ان کا ہاتھ پکڑ کر روکا

وہ نہیں رکے گی اس نے اسے یہاں دیکھا ہے تو وہ جب تک یہاں سے بہت دور نا چلی جائے یا کوئی

اس کو مارنا دے وہ پیچھے مڑ کر دیکھے گی بھی نہیں۔

کون ہے وہ جس سے وہ اتنا ڈرتی ہے؟

اگر آپ کو قسط اچھا لگے تو کمٹ ضرور کریں۔ شکریہ۔

